Digitzed by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
روزنامہ
الفضل
یوم دوشنبہ
قادیان
قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱½ روپیہ

مدینۃ المسیح ۱۱۹

قادیان ۳ر ماہ ظہور/اگست ۱۳۲۶ہش حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

مسٹر او۔ ایچ۔ کے اسپیٹ نے جو لنڈن سکول آف اکنامکس میں جغرافیہ کے پروفیسر ہیں آج ۹½ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج ہال میں علم جغرافیہ اور سیاسیات کے موضوع پر پون گھنٹہ تک انگریزی میں تقریر فرمائی۔ صدر حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے۔ پروفیسر صاحب موصوف باؤنڈری کمیشن کے سلسلہ

پاکستان میں کیسی حکومت ہوگی

ہم نے الفضل کی کسی قریبی گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا۔ کہ آجکل جبکہ ہندوستان دو حصوں پاکستان و ہندوستھان میں تقسیم ہو گیا ہے مسلمانو بلکہ غیر مسلموں میں بھی یہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کہ آیا پاکستان میں اسلامی حکومت ہوگی یا کسی اور قسم کی حکومت ہم نے عرض کیا تھا کہ اسلامی حکومت کے مطلب اگر حکومت الٰہیہ یعنی خدا کی بادشاہت یا خلفائے راشدہ والی خلافت ہے۔ تو ایسی حکومت قائم کرنے کے لئے پہلے ان لوگوں کی ضرورت ہے۔ جن میں ایسی حکومت قدرتاً نشو و نما پا سکتی ہو۔ کیونکہ اسلام میں سیاست کوئی ایسی چیز نہیں۔ جن کے اصول راہی اور عبادتی تمام زندگی کے رجحانات سے علیحدہ کر کے وضع کئے جائیں۔ حقیقی اسلامی حکومت کی بہترین عملی مثال ہم کو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدہ کی حکومتوں میں ملتی ہے۔ جب ہم اس عہد پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کی عام مقتضیات زندگی کا ہی ایک پہلو تھا یعنی اس حکومت کی بنیاد تقوے کے انہی عام اصولوں پر تھی۔ جن اصولوں پر ان کی تمام زندگی ڈھالی گئی تھی۔

افسوس ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد حکومت کی یہ اسلامی خصوصیت اپنے درجہ کمال پر نہ رہ سکی۔ اور خلافت اسلامی کا صرف نام ہی نام رہ گیا۔ دراصل مسلمانوں میں بھی عام قسم کی ملوکیت قائم ہو گئی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے خلافت راشدہ کے نقوش پر کاربند ان اسلام کو جادہ پیما کرنا چاہا۔ مگر افسوس ہے کہ آپ کی زندگی نے وفا نہ کی۔ اور جو کام آپ نے شروع کیا تھا وہ ناتمام رہ گیا۔

خلافت راشدہ سے آپ تک اور آپ کے بعد جو سیاسی خلافت مسلمانوں میں قائم رہی۔ اس کو خلافت سے زیادہ شہنشاہی کہا جا سکتا ہے۔ کہنے کو تو اسلامی خلافت کی قبا بنی امیہ بنی عباس بنی فاطمہ اور پھر ترکوں نے بھی زیب تن کی۔ مگر اسکو قبائے خلافت کے بجائے پیٹھ سے کہا جائے۔ تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اور آخر ۱۹۲۳ء میں یہ پیٹھ سے بھی ترکوں نے مغربی تہذیب کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں پھونک کر راکھ کر دیئے۔ اگرچہ یہ خلفاء اصطلاحاً دین کے حاکم اعلیٰ بھی تھے۔ مگر حقیقتاً دین کی راہ نمائی علماء کے ہاتھ میں آگئی تھی۔ اس لئے ان خلفاء کو اس لحاظ سے تو خلفاء کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ خود کسی حد تک دین اسلام کے پابند تھے۔ اور علمائے اسلام کی راہ نمائی قبول کرتے تھے۔ مگر اسلامی اصطلاح کے مطابق وہ مکمل خلفا نہیں کہلا سکتے ایسا کیوں ہوا؟ اس کی مادی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن اسلامی نقطۂ نظر سے صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے جتنا کام چاہا لیا۔ مگر اپنے وعدوں کے مطابق دین کی حفاظت کے لئے اس نے مجدد کھڑے کئے۔ جو ہر صدی میں اسلام کو آلائشوں سے پاک کرنے کا کام کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً چودہ سو سال گزرنے پر بھی اسلام بحیثیت مذہب کے مردہ نہیں۔ حالانکہ دوسرے الہٰی مذاہب عیسائیت وغیرہ اب بالکل مردہ ہو چکے ہیں۔ اور ان میں زندگی کا کوئی نشان باقی نہیں۔

اسلامی تاریخ کے یہ ایسے واضح حقائق ہیں۔ کہ جن سے کوئی مسلمان جس نے اس طرف تھوڑی سی بھی توجہ دی ہے انکار نہیں کر سکتا۔ اور یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ دراصل امیر معاویہؓ کے عہد سے لے کر (حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دو اڑھائی سال کو منہا کر کے) آخری ترکی خلیفہ تک مقام خلافت دو پہلوؤں میں تقسیم ہو گیا تھا ایک پہلو پر حکومت اور دوسرے پر دین کا غلبہ رہا

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے مکمل پیغام کو دنیا کے کارلانے کے لئے ایک طرف تو اسلامی شریعت کی تفصیل کی تکمیل تو دوسری طرف دنیا کے ہر کونے کو اس عالمگیر پیغام کو قبول کرنے کے لئے قابل بنایا جانا ضروری تھا۔ اگرچہ خلافت راشدہ کے اختتام تک اسلام کی تمام مہذب دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچ گیا تھا۔ مگر دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ جہالت کی اتھاہ تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ جس میں مشرق میں ہند چین جاپان جزائر وغیرہ اور مغرب میں افریقہ یورپ اور امریکہ شامل ہیں۔ اسلامی حکومتوں کی پیش قدمی کے دوران میں مشرق میں ہندوستان اور مغرب میں یورپ سے جو تصادم ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گو یہ قومیں کھلم کھلا اسلام کی آغوش میں نہ آئیں لیکن احسن قابلیت ان میں ایک قسم کی بیداری پیدا ہو گئی۔ ادھر ہندوؤں نے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library

اپنے قدیم فلسفہ کی نئی نئی توجیہیں توحید کے رنگ میں کرنی شروع کیں۔ تو ادھر یورپ دنیا کو دین سے علیحدہ کر کے مادی اور عقلی مسائل کی طرف متوجہ ہوتا گیا اور اتنی ترقی کی کہ اب وہ تمام دنیا کا رہنما بن گیا ہے۔

ان تکوینی ترقیوں کا ایک طرف تو یہ فائدہ ہوا۔ کہ میل جول کے وسائل اس قدر زیادہ ہو گئے۔ کہ اب تمام دنیا ایک ہی ملک بن گئی ہے۔ اور اسلام کی تبلیغ کے ذرائع اتنے وسیع ہو گئے ہیں۔ کہ ہر کونے تک پیغام حق پہنچایا جا سکتا ہے۔

دوسری طرف یہ فائدہ ہوا کہ دنیا کی وہ قومیں بھی جو جہالت کے کونوں میں پڑی سڑ رہی تھیں۔ اب عقلی طور پر ایسی سطح پر آ گئی ہیں۔ کہ پیغام حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کے قابل ہو گئی ہیں۔

اس دوران میں وہ قومیں جو پہلے ہی مسلمان ہو چکی تھیں۔ اسلام کے پہلے دور سے گذر رہی تھیں۔ اور خلافت اسلامیہ کے پہلے دور کے دونوں دینی اور حکومتی پہلوؤں میں سے دینی تو سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ پر آ کر ختم ہو گیا۔ اور حکومتی پہلو ۱۹۲۳ء میں ختم ہوا۔ جب ترک نادان نے خلافت کی قبا چاک کر دی۔

دنیا جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے تیار ہو چکی تھی۔ اس لئے سورہ صف کی پیشگوئی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے پورا ہونے کا وقت آ چکا تھا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ جس کو اسلام کی عالمگیر تبلیغ کا دور بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہی ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اس عظیم الشان عالمگیر تبلیغی دور کا آغاز کرے۔ اور ایسی فعال جماعت کھڑی کرے۔ کہ جس کے افراد دنیوی وسائل سے کام لیتے ہوئے جو ان کی تکوینی ترقیوں کی وجہ سے دنیا کو حاصل ہوئے ہیں۔ چار دانگ عالم میں پھیل جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ آخری پیغام ہر کان تک پہنچا دیں۔ تاکہ دنیا جو مادی ترقیوں کے غرور میں صراط مستقیم سے بھٹک گئی ہے۔ اس کی صحیح رہنمائی کی جائے۔ تا آنکہ اسلام تمام دنیا پر مسلط ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک یا دو دن کا کام نہیں ہے۔ اسکی تکمیل کے لئے صدیاں درکار ہیں۔ لیکن آخری کامیابی یقینی ہے اگرچہ پاکستان میں نوجوانان چند در چند فی الحال حقیقی حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہاں کی اکثریت اس کو قبول کرنے اور اس کے مقتضیات کو پورا کرنے کی اہل نہیں لیکن جس قلیل حکومت پاکستان کے تیسری قوانین میں شریعتی اصول داخل کئے جائیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ داخل کر لیں۔ تاکہ جب وہ عظیم الشان دن آئے۔ تو پاکستان کے رہنے والے اسکو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ فی الحال صرف اسی قسم کی اسلامی حکومت پاکستان میں بنائی جا سکتی ہے۔ لیکن حقیقتاً وہ دن

نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب کی آمد

قادیان ۳ر اگست۔ نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب آج دوپہر کی گاڑی سے قادیان وارد ہوئے۔ سٹیشن پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور خاندان نبوت کے بعض احباب اور ان کے دوست موجود تھے۔ جنہوں نے نہایت خلوص سے ان کا خیر مقدم کیا۔

نواب زادہ صاحب موصوف ماہ نومبر ۱۹۴۶ء میں تعلیم کی غرض سے انگلستان وغیرہ ممالک میں گئے تھے۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس آ کر خدمات سلسلہ بجا لانے کی سعادت حاصل کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔

سوڈان

رفتار عالم

سوڈان مصر اور ریگستان سہارا کے درمیان واقع ہے۔ اس میں سیاہ فام لوگ آباد ہیں۔ اسی مناسبت کی وجہ سے اسے سوڈان کہتے ہیں۔ یعنی کالے آدمیوں کا ملک۔ اس طویل و عریض ملک پر مختلف یورپین قومیں حکمران ہیں۔ مغربی سوڈان پر فرانس وسطی پر بلجیم اور مشرقی پر انگلستان مشرقی حصہ اینگلو ایجپشن سوڈان کہلاتا ہے۔ جو کہنے کو تو انگریزوں اور مصریوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ مگر درحقیقت تنہا انگلستان کی ملکیت ہے۔

زمین کے لحاظ سے سوڈان کوئی زرخیز ملک نہیں ہے۔ دریائے نیل کے کناروں کے سوا سارے ملک میں کوئی خاص پیداوار نہیں ہوتی۔ نیز یہاں کے اصلی باشندے جو حبشی ہیں۔ نیم وحشیانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور طبعاً سست ہونے کی وجہ سے زراعت کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔

اٹھارویں صدی میں اس ملک میں عربوں کی آمد شروع ہوئی۔ اور انہوں نے یہاں کے باشندوں کو مدارج ترقی پر گامزن کیا۔ اختلاط نسل سے گورے رنگ کی نسل پیدا ہونے لگی۔ نو وارد عرب مسلمان تھے۔ اس وجہ سے بہت جلد یہ سارا ملک اسلام کی آغوش میں آ گیا۔ دو حکومتیں قائم ہو گئیں۔ اور جو عرصہ مدید تک عروج و زوال سے ہمکنار ہوتی ہوئی انیسویں صدی میں محمد علی پاشا حاکم مصر کے ہاتھوں فنا ہو گئیں۔ ۱۸۲۰ء میں اس کے بیٹے اسماعیل پاشا نے ایک نئے شہر خرطوم کی بنیاد رکھی اور اسے اپنا دارالحکومت بنایا۔ ۱۸۴۹ء میں محمد علی فوت ہو گیا۔ اس کے زمانہ میں مصر اور سوڈان میں افرنگی اثرات بڑھنے لگے کیونکہ اس نے انگریزوں کو بہت سی مراعات دے رکھی تھیں۔ نیز ملک کی فلاح و بہبود کے لئے وہ انگریز ملازموں کو زیادہ تنخواہیں دیکر ملازم رکھتا تھا۔ محمد علی کے بعد اسماعیل پاشا نے ان کی اور بھی آؤ بھگت کی۔ اور جنرل بیکر کو خط استوا کے قریب کے ایک علاقہ کا گورنر بنا دیا۔ بیکر کے بعد جنرل گارڈن قائم مقام مقرر ہوا۔

جو سارے ہی مصری مقبوضات پر والی بنا دیا گیا۔ اسماعیل پاشا کی اس مغرب پرستی نے ایک طرف تو انگریزوں کو مصری حکومت کا شریک بنا دیا۔ اور دوسری طرف مصری حکومت کو نو لاکھ پونڈ کا مقروض بنا دیا۔

محمد علی کے زمانہ میں گو مصر ایک آزاد ملک سمجھا جاتا تھا۔ مگر سلطان ٹرکی کو بھی برائے نام شہنشاہ مصر تسلیم کیا جاتا تھا۔ ٹرکی حکومت ان دنوں روسی مصنوعیوں کی وجہ سے برطانیہ اور فرانس کی منت کشی تھی۔ اس نے برطانیہ کی اعانت سے اسماعیل پاشا کو معزول کر دیا۔ اس سے انگریزوں کو کھلی چھٹی ہو گئی۔ وہ تمام سرکاری محکموں پر قابض ہو گئے۔ تار، ڈاک اور ریل وغیرہ کی تمام آمدن انگریزی قرضہ میں جانے لگی۔ جس سے عوام میں سخت پریشانی پھیل گئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مصری فوج کے ایک افسر عربی پاشا نے علم بغاوت بلند کر دیا۔ مگر انگریزی فضائی طاقت نے اسے بہت جلد نگوں کر دیا۔

انگریزی تسلط کے ایک سال بعد ۱۸۸۳ء میں ایک شخص محمد احمد نے مہدی موعود کے بھیس میں سارے ملک میں بغاوت کی آگ پھیلا دی۔ اور ایک طاقتور جماعت بنا کر حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ مصری حکومت نے جنرل ہکس، اور جنرل گارڈون کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ مگر وہ دونوں ناکام رہے۔ چنانچہ سوڈان نے ۱۸۸۵ء میں انگریزی تسلط سے چند روزہ نجات حاصل کر لی۔

کچھ عرصہ بعد انگریزی اور مصری افواج نے ملک مہدی کے خلافت چڑھائی کی۔ اور اس کے خلیفہ سے حکومت چھین لی۔

فتح سوڈان کے بعد مصر اور انگریزی حکومت کی مشترکہ حکومت قائم ہوئی۔ اور سوڈان کا نظام حکومت ایک گورنر جنرل کے سپرد ہوا۔ جس کا تقرر برطانیہ کی نامزدگی اور مصری منظوری سے ہوتا تھا۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں ٹرکی کا جرمنی کا ساتھ دینے کی وجہ سے برطانیہ نے دولت عثمانیہ کا وہ برائے نام تعلق بھی جو ابھی تک رسمی طور پر تسلیم کیا جاتا تھا۔ ختم کر دیا۔ اور سوڈان کو کلیۃً اپنے تحفظ میں لے لیا۔

۱۹۲۳ء میں برطانیہ نے مصر کی آزادی تو تسلیم کر لی۔ مگر سوڈان کو جوں کا توں رہنے دیا۔ ۴ مصری قوم پرستوں نے جب اس کے خلاف آواز بلند کی۔ تو برطانیہ نے سوڈان سے مصر کا رہا سہا تعلق بھی توڑ دیا۔ اور مصری فوج کو کلیۃً وہاں سے خارج کر دیا۔ اب مصر کا سوائے اس کے کہ سوڈان کے گورنر جنرل کے تقرر میں مصر سے بھی مشورہ لے لیا جاتا ہے۔ کوئی تعلق نہیں رہا۔

(خاکسار منیر احمد مینس)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ

از جناب شیخ برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال

بے عیب ذات تو خدا ہی کی ہے۔ کوئی فرد بشر ایسا نہیں جو عیب سے پاک ہو۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم اس درجہ محتاط واقع ہوئے تھے۔ کہ کوئی شخص انگشت نمائی نہیں کر سکتا تھا۔ دنیاوی عزت کے لحاظ سے سول سرجن کے عہدے پر فائز تھے۔ جسمانی رشتے کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نسبتی برادر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے نہ صرف ماموں بلکہ خسر بھی تھے۔ مگر اللہ اللہ طبیعت ایسی سادہ پائی تھی۔ کہ خود پسندی و خودستائی نام کو نہ تھی۔ مجلس میں کبھی نمایاں جگہ پر نہ بیٹھتے۔ بلکہ ہمیشہ معمولی جگہ پسند کرتے۔ جلسہ میں صدر بننا پسند نہ کرتے تھے۔ اگر کبھی آپ کو مجبور کیا جاتا۔ تو بادل ناخواستہ منظور فرماتے۔ اور صدارتی ریمارکس میں اعلےٰ درجہ کی فصاحت فرماتے۔ آپ حد درجہ متقی اور پرہیزگار تھے۔ بدعت قطعاً پسند نہیں کرتے تھے۔ تاہم حق بات اس طرح بیان کرتے کہ کسی کو برا معلوم نہ ہوتا۔ طبیعت نہایت متواضع تھی۔ اور تواضع میں کوئی تصنع نہ تھا۔ اور نہ کسی قسم کا رنج دل میں لاتے۔ بلکہ خوش محسوس کرتے۔

عرصہ کی بات ہے۔ جب آپ امرتسر میں تبدیل ہو کر آئے تو امرتسر جانے والے احمدی احباب اکثر آپ کے مکان پر جا ٹھہرتے۔ آپ کبھی دل میں میل نہ لاتے اور سب کی اس طرح تواضع کرتے۔ کہ ہر شخص یہ محسوس کرتا۔ کہ گویا حضرت میر صاحب کو ان کے آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ ان دنوں وہاں سول سرجن ایک انگریز تھا جس کا نام غالباً سمتھ صاحب تھا۔ اسے آنکھوں کے بنانے میں خاص مہارت تھی۔ اور بلا مبالغہ سینکڑوں مرد اور عورتیں آنکھیں بنوانے کے لئے وہاں جاتے تھے۔ اور شفایاب ہو کر آتے تھے۔ میری والدہ صاحبہ مرحومہ کی نظر بوجہ موتیا بند کے بند ہو گئی تھی۔ میں نے حضرت میر صاحب سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے فوراً انہیں دیکھنے کے لئے بلوا لیا۔ حضرت میر صاحب نے ازراہ شفقت خود بڑی احتیاط سے ڈاکٹر سمتھ صاحب سے آپریشن کرا دیا۔ اور پھر والدہ مرحومہ کو ہسپتال میں نہیں رہنے دیا۔ بلکہ اپنے گھر لے آئے۔ جو ہسپتال کے احاطہ میں ہی تھا۔ اور جب تک ان کی حالت تسلی بخش طور پر درست نہ ہو گئی۔ پندرہ بیس دن تک ہم سب کو گھر میں رکھا۔ اور دونوں میاں بیوی یعنی خود حضرت میر صاحب اور ان کی بیبی اہلیہ محترمہ بڑی محبت سے ان کی خاطر داری کرتے رہے۔ نہ صرف ہم سب کو کھانا کھلایا جاتا۔ بلکہ والدہ محترمہ کی بیماری کی وجہ سے اگر کسی خاص پرہیزی کھانے کی ضرورت ہوتی۔ تو ان کے لئے الگ کھانا پکایا جاتا تھا۔ یہ وہ شخص اور احسان ہے جس کو ہم کبھی نہیں۔ اور میری بیوی کبھی نہیں بھول سکتے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ بہتر سے بہتر انہیں احسان کا بدلہ دے۔ اور اب جبکہ وہ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے قرب کے اعلےٰ سے اعلےٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ ہم صرف حضرت میر صاحب کے احسان کے ہی ممنون نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی اہلیہ صاحبہ کے بھی ازحد شکرگزار ہیں۔ کہ انہوں نے بھی بیماری کی حالت میں میری والدہ کی بڑی خدمت کی۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں دین و دنیا میں خوشحال رکھے آمین

ایک بڑی خوبی حضرت میر صاحب میں یہ تھی کہ خدا تعالےٰ پر کامل بھروسہ اور توکل رکھتے

چنانچہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ قیام امرتسر میں ایک دفعہ تو لاکھوں میں مجھے معلوم ہوا کہ یہاں مہمانوں کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ بعض اوقات آپ کی ساری تنخواہ مہمانوازی میں ہی صرف ہو جاتی ہے۔ مگر آپ لطیف خاطر ان اخراجات کو برداشت کرتے۔

متواضع ہونے کے علاوہ آپ نہایت خوش طبع اور بے لوث انسان تھے۔ ہر شخص جو ان سے بات کرتا یہی سمجھتا کہ میر سے ساتھ ان کا خاص مشفقانہ تعلق ہے اور ہر چند ایک نہیں بلکہ بلا مبالغہ ہزارہا احباب آپ کی اس خوبی کا اعتراف کریں گے۔ بے لوث طبیعت آپ کی شملہ میں تو ایک ضرب المثل ہو گئی تھی۔ ان کے ماتحت وہاں ایک سب اسسٹنٹ سرجن تھا۔ جو نہایت شیعہ تھا۔ اور اس کا نام غالباً شریف حسین تھا۔ اس نے مجھے کئی دفعہ کہا کہ میر صاحب نہایت متوکل انسان ہیں۔ ان کی طبیعت میں لالچ بالکل نہیں۔ چونکہ نیک دل۔ خوش مزاج اور متقی اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ ڈاکٹر بھی اعلےٰ درجہ کے ہیں۔ اس لئے لوگ انہیں اکثر بیماری پر بلاتے ہیں۔ اور گو قانونی اور سرکاری طور پر ۱۶ روپے فی معائنہ (Visiting Fee) فیس ملتی ہے۔ مگر وہ پیدا نہیں کرتے۔ اور کئی دفعہ مجھے بھیجتے ہیں۔ اور بیمار کی حالت معلوم کر کے اعلےٰ سے اعلےٰ نسخہ تجویز کرتے ہیں۔ نیز آپ نے کئی اپنے خاص خاص نسخے جو ان کے تجربہ میں آ چکے ہیں مجھے بتا دیئے ہیں۔ جن کی وجہ سے میرے علم اور تجربہ میں کافی اضافہ ہوا ہے! دریں نے دنیاوی طور پر بھی بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

لیکن شملہ کی آب و ہوا میر صاحب کے موافق نہیں تھی۔ اور علاوہ اس کے اور بھی وجوہات تھیں۔ جن کی وجہ سے آپ وہاں رہنا پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک وجہ یہ تھی۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہاں آپریشن کا موقعہ کم ملتا ہے۔ کیونکہ یہاں کئی ڈاکٹر ہیں جو اپنے اپنے دائرہ عمل میں آپریشن کرتے ہیں۔ اور میرے حصہ میں کام کم آتا ہے۔ بس کا یہ مطلب تھا۔ کہ اس ذریعہ سے خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے متمنی تھے۔ چنانچہ آپ نے جلدی وہاں سے تبدیلی کرائی۔

پنشن لے کر آپ دارالامان میں آئے۔ تو محض اس وجہ سے کہ آپ کی طبیعت میں کسی قسم کا دنیاوی لالچ نہیں تھا۔ کہ آپ نے پریکٹس کی اور نہ ہسپتال میں کام کرنا پسند کیا۔ البتہ آپ دوستوں کی خدمت کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔ میری داڑھ میں ایک دفعہ درد ہوا۔ میں نے آپ سے ذکر کیا۔ شام کا وقت تھا۔ آپ اسی وقت میرے ساتھ ہو لئے۔ اور ایک ڈاکٹر کی دوکان سے مجھے ایک دوائی لے دی۔ کہ آج اسے استعمال کر کے رات آرام سے گزارو۔ صبح کوئی علاج کریں گے۔

ایک دفعہ میرے ماتھے پر ایک گومڑا سا اٹھا۔ اور موٹا سا گولہ بن گیا۔ درد تو کوئی نہیں تھا۔ مگر بڑا بھدا اور بدنما معلوم ہوتا تھا۔ میں نے حضرت میر صاحب سے ذکر کیا۔ گو آپ ہسپتال نہیں جاتے تھے۔ اور نہ آپ پریکٹس کرتے تھے۔ مگر محض میری خاطر ازراہ شفقت فرمایا کہ کل صبح میرے پاس آنا۔ میں خود ہسپتال میں جا کر آپریشن کر دونگا اور اس طرح کر دونگا کہ ذرا بھی تکلیف نہیں ہو گی۔ چنانچہ میں گیا۔ تو پہلے آپ نے کوئی دوائی لگائی۔ جس سے گوشت بے حس ہو گیا۔ اور بعد میں چیرا دے دیا۔ جس سے مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی۔

غرض اس طرح کئی احسانات ہیں جو انہوں نے مجھ پر کئے۔ اور جس کی وجہ سے میں ان کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اور ہمیشہ ان کے لئے دعا گو ہوں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ صرف میں ہی نہیں۔ بلکہ اور بھی ہزارہا لوگ ہیں

Digitized by Khilafat Library

جن کے ساتھ حضرت میر صاحب کا خاص مشفقانہ سلوک رہا ہے۔ اور جو حضرت میر صاحب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ حضرت میر صاحب ظاہری طور پر عربی کے ڈگری یافتہ عالم نہیں تھے۔ مگر ذاتی علم و فضل میں وہ کمال رکھتے تھے کہ ہر مسئلہ پر حاوی تھے۔ اور قرآن پاک کے مشکل سے مشکل مقامات بآسانی عام فہم طرز میں فرما دیتے تھے۔ کئی آپ کے الفضل میں شائع شدہ مضامین اور طبع شدہ تصانیف اس حقیقت کا بین ثبوت ہیں۔

نثر کے علاوہ نظم کہنے میں بھی کمال رکھتے تھے۔ آپ کے اشعار نہ صرف بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوتے۔ بلکہ زبان بھی نہایت پاک صاف ستھری سلیس اور بامحاورہ ہوتی تھی۔ اور ان سب کہنہ مشق شاعروں کی سی روانی ہوتی۔ بعض نظمیں جو آپ نے خدا تعالیٰ کی حمد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں لکھیں۔ ایسی مقبول عام ہوئیں۔ کہ آج تک اکثر خوشی کے موقعوں پر پڑھی جاتی ہیں۔

جلدی میں آج یعنی ۱۴/۸ کو جو چند باتیں یاد آئیں۔ لکھ دی ہیں۔ ورنہ حضرت میر صاحب کے محامد بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بہشت بریں میں جگہ دے۔ اور آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

(۱) مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب کو موتیا بند کی شکایت ہے۔ (۲) محمد اقبال صاحب کارکن دفتر دعوت و تبلیغ چند روز سے بیمار ہیں۔ (۳) عبدالرشید صاحب آف بھمبر کو میٹرک کے امتحان کا ابھی نتیجہ نہیں نکلا۔ کامیابی کے لئے دعائی درخواست کی جائے۔ (۴) ملک فضل حسین صاحب دارالفضل کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ حاضی محمد صدیق صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ (۶) مسماۃ مکرم بی بی اہلیہ رشید الدین صاحب موضع نگل باغبانہ پتھ کی ٹوٹ ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔

موجودہ ویدوں میں کیا کیا مضامین ہیں

(از جناب مولوی ناصر الدین صاحب عبداللہ پنڈت ویدک دیوتیرتھ قادیان)

اکثر دوست یہ دریافت کیا کرتے ہیں۔ کہ ویدوں میں کیا لکھا ہے۔ اور ان کا یہ سوال کرنا بجا بھی ہے۔ کیونکہ مسلمان عیسائی وغیرہ تو دور رہے۔ خود ہندوؤں میں ۹۹ فی صدی وہ لوگ ہیں جنہوں نے چاروں وید دیکھے بھی نہیں۔ یعنی تالی ہندوؤں کا ہی شہر بلکہ ان پہاڑی علاقوں کے ہندو لوگوں کا تیرتھ ہے۔ ۱۹۳۳ء میں بنارس یونیورسٹی بند ہونے پر وہاں میں گیا۔ اتفاقاً رگوید کی ضرورت پڑی۔ سارے شہر میں "تلاش کیا۔ کسی کے پاس نہ ملا۔ بلکہ پنڈت بھیرودت صاحب بولے۔ "۹۰ برس کا ہو گیا ہوں۔ دل میں شوق ہی رہا۔ کہ کہیں سے رگوید ملے۔ تو پڑھوں مگر افسوس کہ آج تک یہ شوق پورا نہ ہوا" اب رہا ان کے جاننے والوں کا سوال کہ وہ کتنے ہیں۔ سو یہ اس سے بھی خطرناک ہے۔ سنسکرت کے عالموں میں ایک فی صدی بھی ایسے نہیں۔ جو کہ چاروں ویدوں کو باترجمہ پڑھے ہوں۔ بنارس سنسکرت کا گھر ہے۔ وہاں درجنوں علمائے سنسکرت موجود مگر چاروں ویدوں کے عالم تین بھی نہیں ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک ویدک دھرمی اخبار رسالے "گنگا" نامی نے یہ لکھا تھا۔ کہ "ویدوں کے عالم دنیا میں صرف پانچ ہیں۔ ان میں تین انگریز اور دو ہندوستانی ہیں"۔ ان دو ہندوستانیوں میں سے ایک پنڈت رُدَر دیو صاحب تھے۔ مگر وجہ اس کے کہ وہ میرے استاد ہیں۔ مجھے خوب پتہ ہے۔ کہ وہ رگ۔ یجر۔ اور سام کو تو جانتے ہیں۔ لیکن اتھروید کے وہ بھی پورے عالم نہیں ہیں۔ اس لئے مناسب بلکہ ضروری ہے۔ کہ ان ویدوں کی مجمل سی حالت آج بیان کر دی جائے۔ رگ کے معنے نظم۔ یجر (یجر) کے معنے نثر اور سام کے معنے گانا کے ہیں۔ اتھرو نامی ایک بزرگ رشی تھے۔ جو اتھروید انہی کے نام کی طرف منسوب ہے۔ ویدوں کا اکثر حصہ نظم ہی ہے۔ جو کہ سات بحروں میں کہا گیا ہے۔ جس طرح آج کل کے بعض شاعر اپنے شعروں میں اپنا تخلص دیتے ہیں۔ ویسے ہی وید منتر بناتے وقت اکثر بزرگ لوگ اپنے نام اپنے اپنے منتروں میں دیتے تھے۔ چنانچہ کشیپ۔ وشوامتر۔ وششٹھ وغیرہ بیسیوں رشیوں کے نام ان وید منتروں میں موجود ہیں۔ مردوں کے علاوہ بعض عورتوں نے بھی وید منتر بنائے تھے۔ ان کے نام بھی ان کے منتروں میں موجود ہیں۔ مثلاً مہرشی لکھیوان کی بیٹی "گھوشا" کا نام ان کے منتروں میں موجود ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر بتا چکے ہیں۔ اکثر وید منتر نظم یعنی شعر ہیں۔ اس لئے زمانہ حال کے مشہور ہندو مورخ پنڈت شکدیو بہاری مشر اور شیام بہاری مشر نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "بھارت ورش کا اتہاس" میں وید منتر بنانے والے سب رشیوں کو "شاعر" لکھا ہے۔ بلکہ رگوید کے ایک منتر بنانے والے رشی نے بھی باقی رشیوں کو (اپنے منتروں میں) "شاعر" ہی لکھا ہے۔

مضامین

نوے فی صدی منتر محض شرک کی ہی تعلیم دے رہے ہیں۔ آگ۔ پانی۔ زمین۔ آسمان۔ بادل۔ سورج۔ چاند۔ حتیٰ کہ گنگا۔ جمنا۔ بیاس۔ ستلج۔ وغیرہ دریاؤں تک کی عبادت و پوجا کا ذکر ویدوں میں موجود ہے۔ جس طرح قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع ہو کر اللہ (رب الناس) کے نام پر ہی ختم ہوتا ہے۔ یعنی آخری سورت میں بھی اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہے۔ وید اس کے بالکل برعکس عناصر پرستی سے شروع ہو کر عناصر پرستی پر ہی جا کر ختم ہوتے ہیں۔ چنانچہ سام وید آگ کی پوجا سے شروع ہو کر برہسپتی دیوتا کی پوجا پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ رگوید شروع ہی آگ کی پوجا سے ہوتا ہے۔ علاوہ ان موجود دیوتاؤں سورج۔ چاند وغیرہ کی پوجا کے بہت سے موہوم اور فرضی دیوتاؤں اندر۔ متر۔ ورن۔ وغیرہ کی پوجا کے بھی بہت سے منتر ہیں۔ چنانچہ پچھلے سے مشہور آریہ سماجی عالم پنڈت منش وید مشاستری پرنسپل گورنمنٹ کالج بنارس نے صاف لکھا تھا۔ کہ ویدوں میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں۔ جسے فی الحقیقت ایشور کا نام کہا جا سکے۔ بلکہ ان میں ایشور کے بھی نام اور انہی کی پوجا کا منتر درج ہے۔ ان ویدوں کے بنانے والے ایشور کو جانتے ہی نہیں تھے۔ یعنی انہیں پتہ ہی نہ تھا۔ کہ ایشور بھی کوئی ہے۔ ہاں دہریت کے مؤید منتر بھی ویدوں میں بہت سے ہیں۔ اس لئے مشنری کرشن بھگوان نے ان ویدوں کی تردید کی ہے۔" (رسالہ سنسکرت رتناکر)

ماحصل یہ کہ ویدوں کی جان دیگر شرک ہے۔ جس سے کسی بالانصاف ویدک دھرمی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض منتر اتھروید وغیرہ میں ایسے ہیں جو کہ بہت بعد میں ملائے گئے۔ ان میں ادنیٰ ناقص درجے کی توحید کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

(۲) گوشت خوری اور حیوانی قربانی کے بہت سے منتر بھی ویدوں میں موجود ہیں۔ قیمتی سے قیمتی حیوانوں کو ذبح کرنے کا حکم ہے۔ حتیٰ کہ دودھ دیتی ہوئی گائے کو ذبح کرنے کا حکم وید میں ہے۔ اگر چہ اونٹ۔ ہاتھی۔ گھوڑے بکرے وغیرہ اکثر حیوانوں کی قربانی کا حکم ویدوں میں موجود ہے۔ مگر سب سے زیادہ ثواب اور اعلیٰ قربانی گائے، بیل کی ہی بتائی گئی ہے۔ ویدوں سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اس زمانے میں زیادہ تر گائیں ہی ذبح ہوتی تھیں۔ رگوید میں صاف لکھا ہے۔ "ششنے نہ گاوہ" یعنی جیسے مذبحوں میں گائیں ذبح ہوتی ہیں۔ نجات کا یقینی ذریعہ ویدوں نے گائے کی قربانی ہی بتائی ہے۔ یہ قربانیاں کئی قسم کی ہیں۔ چنانچہ اشومیدھ یگیہ نامی قربانی میں ۷۔ ۳۔ ۳، حیوان ذبح کرنے کا حکم ہے۔

(کمانیائی شروت سوتر)

Digitized by Khilafat Library

چند ایک منتر انسانی قربانی کے بھی ویدوں میں آتے ہیں۔ اور مہابھارت جیسی کتاب سے اس بات کی شہادتیں ملتی ہیں۔ کہ عوام ویدک دھرمیوں کا تو کہنا ہی کیا۔ اُس زمانے کے ویدک دھرمی راجے مہاراجے بھی کثرت سے گائے بیل کی قربانی کرنے کے علاوہ اپنے بیٹوں تک کی قربانی کرتے تھے (۳) مخلوق کی پیدائش کا خود ساختہ سا طریق ویدوں میں مذکور ہے۔ جس سے ذات پات اور چھوت چھات کو بہت تقویت پہنچتی ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ذات پات کی اونچ نیچ اور چھوت چھات کی بنیاد ویدوں نے ہی رکھی تھی (۴) غیر ویدک دھرمی لوگوں سے سختی کرنے کے بھی کئی منتر موجود ہیں۔ جن میں ان کو قتل کرنے اور پھر اُن کے گھر بار لوٹنے کا حکم دیا گیا ہے۔ فیروں کے لئے بڑے بڑے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں انہیں "بورے کتے" کہا گیا ہے۔ ایسے جنگ و جدال والے منتر بھی کافی تعداد میں ہیں (۵) دوسروں کے لئے بددعائیں کثرت سے آتی ہیں۔ قریباً ۲۰۰ منتر چاروں ویدوں میں ایسے ہیں۔ جن میں غیر ویدک دھرمی لوگوں کو تباہ و برباد کرنے کی دعائیں کی ہیں۔ کہ دب گھاس کو بھی دیوتا مان کر اس سے تمرد و انتقام لیا گیا ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کو چیر پھاڑ ڈال (اتھروید) (۶) جوئے کی تعریف میں کئی منتر کہے گئے ہیں۔ اتھروید کانڈ ۷ سوکت ۵۲ و کانڈ ۷ سوکت ۱۰۹ بعض جوئے کی تعریف میں ہیں۔ "جوئے کی کوڑیوں کو دیوتا مان کر اُن سے جوئے میں فتح کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ رگوید کے ایک سوکت میں جوئے کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ اور اس کے ایک منتر میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ "مجرانہ کھیلو۔ کھیتی باڑی کرو" اس سوکت کے متعلق ویدوں کی ڈکشنری کے مصنف اور کٹر ویدک دھرمی یاسک لکھتے ہیں "کہ یہ رشی منتر بنانے والا پہلے منتر میں تو جوئے کی کوڑیوں تک کی تعریف کر رہا ہے۔ لیکن بعد کے منتروں میں انہیں بُرا کہہ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارا سوکت جوئے سے تھکے ہوئے رشی کا ہے" (۷) ویدک دھیلے ۵۰ چنانچہ اسی بناء پر السٹنچھ دہرم سوتر جیسی مستند کتاب میں صاف لکھا ہے۔ "نیک پاک ویدک دھرمی لوگ جوئے کھیلا کریں"۔ ہمارے خیال میں یہ ویدک تعلیم ہی تھی جس کے باعث جنگ مہابھارت جیسی عظیم الشان جنگ ہوئی۔ جس میں ۳۵ لاکھ ویدک دھرمی ویدک دھرمیوں کے ہاتھوں سے ہی قتل ہوئے تھے۔ کوروں اور پانڈوؤں نے مل کر آپس میں جوا کھیلا۔ سب مال و دولت ہارجانے پر پانڈوؤں نے اپنی بیوی دروپدی کو بھی جوئے کی بازی میں لگا دیا۔ اسے بھی کوروں نے جیت لیا۔ اور برسرعام اس معزز خاتون کی ہتک کی۔ اسی سے اس جنگ کی بنیاد پڑی تھی۔

(۷) کئی راجاؤں کی تعریف میں بھی اُن بعض رشیوں نے ویدمنتر بنائے تھے کیونکہ وہ ان کے پروہت تھے۔ مثلاً ہرشی وشوامتر واحد سداس کے پروہت تھے۔ رگوید کے تیسرے منڈل میں ہرشی وشوامتر نے بہت سے اپنے منتروں میں اُس راجہ کا ذکر کیا ہے۔ ایسے ہی اور کئی رشیوں نے اپنے اپنے مہمان راجاؤں کی تعریف میں ویدمنتر بنائے۔ جو کہ اب بھی ویدوں میں موجود ہیں۔ اس لئے ویدوں میں تاریخ کو ہرشی یاسک نے بھی تسلیم کیا ہے۔ لہٰذا یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ ویدوں میں تاریخ نہیں ہے۔

(۸) کئی اور قصے کہانیاں بھی ویدوں میں مذکور ہیں۔ بعض تو عشقیہ کہانیاں ہیں مثلاً راجہ پُرورَوا اور اروشی کا قصہ رگ وید میں آتا ہے۔ اس کی تصدیق نرکت اور شتپتھ برہمن وغیرہ کئی کتب نے بھی کی ہے۔ اس کے بعض منتر ایسے ننگے اور فحش ہیں۔ کہ اُن کا درج کرنا بھی مناسب نہیں۔

(۹) بدتہذیبی کے کئی منتر ویدوں میں اور وہ ایسے ننگے ہیں۔ کہ انہیں کسی صورت میں بھی درج نہیں کیا جا سکتا۔ اور لطف یہ کہ بعض اہم عبادتوں کی جزء جوا۔ زنا کاری اور گائی گلوچ کو قرار دیا گیا ہے۔ اور کاتیائن شروت سوتر اور شتپتھ برہمن جیسی مستند کتب (جنہیں سوامی دیانند صاحب نے بھی مستند مانا ہے) نے اس کی پُرزور تصدیق و تائید کی ہے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ ایسے امور جن کے بیان کرنے میں بدتہذیبی اور بھیانک قطعاً دخل نہیں۔ وہاں بھی بدتہذیبی دکھائی گئی ہے۔ مثلاً نکاح کے منتر میں ان میں بعض منتر نہایت فحش ہیں۔ حالانکہ یہاں تو میاں بیوی کے حقوق بیان کر کے انہیں ایمان اور تقویٰ کا پابند ہونے کی نصیحت کرنی چاہیئے۔ ایسے ہی علم طب کے بعض منتر نہایت گندے ہیں۔ بعض مثالیں گندی دی گئی ہیں۔ مثلاً سوم رس نچوڑتے وقت برتن میں کیسی آواز کرتا ہے "لکھتا ہے" جیسے نوجوان لڑکی اپنے یار کو اونچی آواز سے پکارتی ہے۔ ویسے یہ آواز کرتا ہے" پھر لکھا ہے۔ "سوم رس یوں برتن میں پہنچ جاتا ہے۔ جیسے بار اپنی محبوبہ کے پاس پہنچ جاتا ہے (رگوید) ہر عقلمند جانتا ہے۔ کہ ان مواقع پر پاک سے پاک مثالیں مل سکتی تھیں۔ الغرض ویدکے بعض سوکت پورے کے پورے ایسے فحش ہیں۔ کہ ان کا ایک منتر بیان کرنا بھی جرم ہے۔

(۱۰) عقل و مشاہدہ اور صحیح علم کے خلاف بہت سی باتیں ویدوں میں آتی ہیں۔ خصوصاً سورج اور چاند کے متعلق تو ان لوگوں نے بھی بہت ہی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ سورج کے متعلق لکھا ہے۔ "یہ سورج جیسے اس زمین پر رتھا دیوتا اپنی بیٹھوں پر رکھ کر اُسے اوپر جنت میں لے گئے (رگوید) پھر لکھا ہے "سورج شام کو جو غروب ہوتا ہے۔ یہ زمین پر آ کر کسی برہمن کے ہون کرنے کے گڑھے میں گھس جاتا ہے۔ صبح جب وہ پجاری ہون کرنے کے لئے آگ جلاتا ہے۔ تو سورج بھگوان پیدا ہو کر فوراً اوپر چلے جاتے ہیں" (اتھروید شتپتھ برہمن) پھر لکھا ہے "سورج مغرب سے مشرق میں مغرب کو جاتا ہے۔ چاند کے اندر مہابھارت میں جو کہ ویدوں کی رائے کو نظر آیا کرتے ہیں۔ وید کہتے ہیں۔ کہ چاند میں جو سیاہی سی نظر آتی ہے۔ وہ دراصل بات یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ دیوتاؤں نے اپنی ہو کا جو علیحدہ حصہ تھا۔ اُس کو اٹھا کر اوپر لے جا کر چاند میں رکھ دیا تھا۔ (ریگوید و یدشتپتھ برہمن) چاند پر جو زمین کے حائل ہو جانے جو ہم اہل زمین کو کم و بیش نظر آتا ہے اور پھر ایک دن دکھائی ہی نہیں دیتا اس کے متعلق لکھا ہے "چاند اپنا ایک ایک حصہ کاٹ کاٹ کر دیوتاؤں کو دیتا رہتا ہے۔ جب صرف ایک حصہ میں باقی رہ جاتا ہے۔ تو وہ زمین پر آ کر گھاس اور پانی میں ملجا تا ہے۔ گائے اُسے گھاس کھاتے وقت اور پانی پیتے وقت ساتھ ہی نگل لیتی ہیں۔ جب پجاری ان کا دودھ دوہتا ہے۔ چاند بھگوان دودھ میں ہوتے ہیں اب پجاری اس دودھ کو لے کر ہون کی گھی نکال کر ہون کرتا ہے۔ جیسے بار اپنی محبوبہ کے پاس پہنچ جاتا ہے (رگوید) ہر عقلمند جانتا ہے۔ کہ ان مواقع پر پاک سے پاک مثالیں مل سکتی تھیں۔ الغرض ویدکے بعض سوکت پورے کے پورے ایسے فحش ہیں۔ کہ ان کا ایک منتر بیان کرنا بھی جرم ہے۔

(۱۰) عقل و مشاہدہ اور صحیح علم کے خلاف بہت سی باتیں ویدوں میں آتی ہیں۔ خصوصاً سورج اور چاند کے متعلق تو ان لوگوں نے بھی بہت ہی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ سورج کے متعلق لکھا ہے۔ "یہ سورج جیسے اس زمین پر رتھا دیوتا اپنی بیٹھوں پر رکھ کر اُسے اوپر جنت میں لے گئے (رگوید) پھر لکھا ہے "سورج شام کو جو غروب ہوتا ہے۔ یہ زمین پر آ کر کسی برہمن کے ہون کرنے کے گڑھے میں گھس جاتا ہے۔ صبح جب وہ پجاری ہون کرنے کے لئے آگ جلاتا ہے۔ تو سورج بھگوان پیدا ہو کر فوراً اوپر چلے جاتے ہیں" (اتھروید شتپتھ برہمن) پھر لکھا ہے "سورج مغرب سے مشرق میں مغرب کو جاتا ہے۔ چاند کے اندر مہابھارت میں جو کہ ویدوں کی رائے کو نظر آیا کرتے ہیں۔ وید کہتے ہیں۔ کہ چاند میں جو سیاہی سی نظر آتی ہے۔ وہ دراصل بات یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ دیوتاؤں نے اپنی ہو کا جو علیحدہ حصہ تھا۔ اُس کو اٹھا کر اوپر لے جا کر چاند میں رکھ دیا تھا۔ (ریگوید و یدشتپتھ برہمن) چاند پر جو زمین کے حائل ہو جانے جو ہم اہل زمین کو کم و بیش نظر آتا ہے اور پھر ایک دن دکھائی ہی نہیں دیتا اس کے متعلق لکھا ہے "چاند اپنا ایک ایک حصہ کاٹ کاٹ کر دیوتاؤں کو دیتا رہتا ہے۔ جب صرف ایک حصہ میں باقی رہ جاتا ہے۔ تو وہ زمین پر آ کر گھاس اور پانی میں ملجا تا ہے۔ گائے اُسے گھاس کھاتے وقت اور پانی پیتے وقت ساتھ ہی نگل لیتی ہیں۔ جب پجاری ان کا دودھ دوہتا ہے۔ چاند بھگوان دودھ میں ہوتے ہیں اب پجاری اس دودھ کو لے کر ہون کی گھی نکال کر ہون کرتا ہے۔ جیسے بار اپنی محبوبہ کے پاس پہنچ جاتا ہے (رگوید) ہر عقلمند جانتا ہے۔ کہ ان مواقع پر پاک سے پاک مثالیں مل سکتی تھیں۔ الغرض ویدکے بعض سوکت پورے کے پورے ایسے فحش ہیں۔ کہ ان کا ایک منتر بیان کرنا بھی جرم ہے۔

(۱۰) عقل و مشاہدہ اور صحیح علم کے خلاف بہت سی باتیں ویدوں میں آتی ہیں۔ خصوصاً سورج اور چاند کے متعلق تو ان لوگوں نے بھی بہت ہی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ سورج کے متعلق لکھا ہے۔ "یہ سورج جیسے اس زمین پر رتھا دیوتا اپنی بیٹھوں پر رکھ کر اُسے اوپر جنت میں لے گئے (رگوید) پھر لکھا ہے "سورج شام کو جو غروب ہوتا ہے۔ یہ زمین پر آ کر کسی برہمن کے ہون کرنے کے گڑھے میں گھس جاتا ہے۔ صبح جب وہ پجاری ہون کرنے کے لئے آگ جلاتا ہے۔ تو سورج بھگوان پیدا ہو کر فوراً اوپر چلے جاتے ہیں" (اتھروید شتپتھ برہمن) پھر لکھا ہے "سورج مغرب سے مشرق میں مغرب کو جاتا ہے۔ چاند کے اندر مہابھارت میں جو کہ ویدوں کی رائے کو نظر آیا کرتے ہیں۔ وید کہتے ہیں۔ کہ چاند میں جو سیاہی سی نظر آتی ہے۔ وہ دراصل بات یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ دیوتاؤں نے اپنی ہو کا جو علیحدہ حصہ تھا۔ اُس کو اٹھا کر اوپر لے جا کر چاند میں رکھ دیا تھا۔ (ریگوید و یدشتپتھ برہمن) چاند پر جو زمین کے حائل ہو جانے جو ہم اہل زمین کو کم و بیش نظر آتا ہے اور پھر ایک دن دکھائی ہی نہیں دیتا اس کے متعلق لکھا ہے "چاند اپنا ایک ایک حصہ کاٹ کاٹ کر دیوتاؤں کو دیتا رہتا ہے۔ جب صرف ایک حصہ میں باقی رہ جاتا ہے۔ تو وہ زمین پر آ کر گھاس اور پانی میں ملجا تا ہے۔ گائے اُسے گھاس کھاتے وقت اور پانی پیتے وقت ساتھ ہی نگل لیتی ہیں۔ جب پجاری ان کا دودھ دوہتا ہے۔ چاند بھگوان دودھ میں ہوتے ہیں اب پجاری اس دودھ کو لے کر ہون کی گھی نکال کر ہون کرتا ہے۔ جیسے بار اپنی محبوبہ کے پاس پہنچ جاتا ہے (رگوید) ہر عقلمند جانتا ہے۔ کہ ان مواقع پر پاک سے پاک مثالیں مل سکتی تھیں۔ الغرض ویدکے بعض سوکت پورے کے پورے ایسے فحش ہیں۔ کہ ان کا ایک منتر بیان کرنا بھی جرم ہے۔

Digitized by Khilafat Library

تناسخ اور حدوث روح و مادہ کی تائید کے کئی منتر ویدوں میں آتے ہیں (۱۲) اتھروید میں طب کا مضمون بھی ہے۔ لیکن وہ اکثر پوشرک منتروں کا مجموعہ ہے۔ یعنی جڑی بوٹیوں کو دیویاں مان مان کر ان سے دعائیں کی گئی ہیں کہ "اس مریض کو شفا دو" اور نامرئی کے نسخوں والے منتر تو بدتہذیبی اور شرک دونوں کا مجموعہ ہیں۔ جھاڑ پھونک کے منتر بھی اتھروید میں آتے ہیں۔

(۱۳) اتھروید کے دو مختلف نسخے آج ملتے ہیں۔ ایک کے بیس کانڈ ہیں۔ اور دوسرے کے انیس ہیں۔ پہلے کا نام شونک شاخا اور دوسرے کا نام پیپلاد شاخا ہے۔ پنڈت دیوک منی وغیرہ علمائے ویدک دھرم کا مذہب ہے۔ کہ اصل اتھروید پہلے دس کانڈ ہی ہیں۔ بعد کے سب کانڈ الگ دو دیدہیں۔ اور وہ بعد کا حصہ انگرا رشی نے کافی دیر بعد اس کے ساتھ ملایا تھا۔ یہ تحریف کا الگ سوال ہے۔ لہذا اسے ہم چھوڑتے ہوئے صرف یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اس بیسوں کانڈ میں ایک احمد نامی رشی کی آمد کا ذکر ہے۔ جس کی علامات یہ بتائی گئی ہیں "وہ کسی بڑے رشی کا نائب ہوگا" "اس کا سیڈ کوارٹر قدرون ہوگا" اس کے مخالف نہایت گندے اور ظالم ہوں گے۔ مگر وہ ان کو تلوار سے نہیں۔ بلکہ اپنی دعاؤں سے تباہ کریگا" اس کے زمانے میں کئی قسم کی تباہیاں آئیں گی۔ اوپر سے آگ برسے گی پیل اور تیغ دق کا زور ہوگا۔ وہ رشی کرشن بھی ہوگا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر ایک اس ندی کے قریب ہوگا۔ جو کہ دو علاقوں کی حد فاصل مانی جاتی ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ

(نوٹ) اس مضمون پر اخبار میں اس سے زیادہ لکھنا مناسب نہیں۔ صرف یہ کہہ کر ہم ختم کرتے ہیں۔ کہ انہیں گورنمنٹ کو ان ویدوں میں دیکھ کر تحریف ویدک دھرمی مہرشی یا سنگ نے کی ڈاکٹری ڈگری ملی ہے۔ خدا جانے یہ اعلیٰ رشی تھے جو قدیم سے پورے واقف یعنی علیم تھے۔ وہ زبانی ہی اصل وید منتر وحی کہ الہامی تھے) دوسروں کو سنایا کرتے تھے۔ ان کی موت کے بعد وہ رشی ہوئے جو کہ علیم تو درکنار مذہب سے بھی پورے واقف نہ تھے۔ انہوں نے پھر یہ وید بنائے؟ ایسے ہی اور کئی جگہ پر اس مہرشی نے ان ویدوں کو مشرک لوگوں اور بعض جوار یوں کے بنائے ہوئے قرار دیا ہے مہرشی کرشن جی نے سمجھا ان ویدوں کو الہامی نہیں مانا۔ بلکہ گیتا میں ان کی تردید ہی کی ہے۔ بلکہ صاف لکھا ہے کہ "اعلیٰ تالاب ملجانے پر ایک چھوٹے سے پانی کے گڑھے کی جس قدر ضرورت انسان کو رہ جاتی ہے۔ اتنی ہی ضرورت سمجھدار برہمن کو ان ویدوں کی ہے" (گیتا)

یہی وجہ ہے۔ کہ آج بھی کرشن جی کی جنم بھومی متھرا وغیرہ میں ان کے بھگت گیتا اور شری مد بھاگوت کا ہی درس گھر گھر کرتے اور سنتے ہیں۔ مگر ان ویدوں کا نام بھی نہیں لیتے۔ دکھ کی بات تو یہ ہے۔ کہ مشک یہ وید معمولی رشیوں کے ہی بنائے ہوئے تھے۔ جیسا کہ مہرشی یاسک جی فرما رہے ہیں مگر افسوس کہ وہ ناقص وید بھی تو اصلی حالت میں نہ رہے۔ مثال کے طور پر آپ سام وید کو لیں۔ اس کے متعلق مہابھاشیہ جیسی مستند کتاب میں لکھا ہے۔ "سہسر دھا سام وید" یعنی ایک ہزار مختلف نسخے سام وید کے ہو گئے ہیں" یعنی ایک سام وید میں تبدیلی کر کر کے ویدک دھرمیوں نے ایک ہزار مختلف سام وید بنا دیئے پھر ۹۹۹ قومٹ گئے۔ آج صرف ایک نسخہ باقی ہے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اصل بھی رہا اور ناقص سام وید بھی مٹ گیا۔ یا یہ ہے جو ایک باقی ہے اس پر احباب باقی تینوں ویدوں کو قیاس کر لیں (خاکسار)

جنرل ویدی ناصر الدین عبداللہ۔
ویدبھوشن۔ مولوی فاضل کلاویہ تیرتھ قادیان۔

سالانہ اجتماع ۱۳۲۶ھش — انتخاب صدر

"یہ امر مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ کہ صدر کے انتخاب کے موقعہ پر ہر جماعت کا ووٹ اس جماعت کے افراد کے لحاظ سے شمار ہونا چاہیئے۔ ایسے موقعہ پر پہلے سے آئندہ سال کے لئے عہدیداروں کے نام منگوا لینے چاہئیں۔ اور ان ناموں کی پیروی جماعتوں کو اطلاع دیدینی چاہیئے۔ کہ فلاں فلاں نام صدارت کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق اپنی جماعت کی رائے دریافت کر کے اپنے نمائندہ کو اطلاع دیدی جائے۔ مگر اس بات کا نہایت سختی سے انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ انتخاب کے موقعہ پر کسی قسم کا پروپیگنڈہ نہ ہو۔ یہ اسلامی ہدایت ہے۔ جو شخص اس ہدایت کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ مجرم ہے۔ ہر شخص کی جو ذاتی رائے ہو وہی اسے پیش کرنی چاہیئے۔..... مین مجلس میں ایک دوسرے کو اپنے اپنے دلائل پیش کرنیکا حق حاصل ہے۔ مگر یہ جائز نہیں۔ کہ الگ اور مخفی طور پر دوسروں کو تحریک کی جائے۔ کہ فلاں کے حق میں رائے دیجائے اس قسم کا پروپیگنڈا اسلام کے بالکل خلاف ہے۔ ناں جیسے کہ میں نے بتایا ہے۔ مجلس میں آکر اپنے اپنے دلائل دیئے جا سکتے ہیں"۔ (تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ شہزہ العزیز در موقعہ سالانہ جلسہ صدارت کے انتخاب کے سلسلہ میں حضور کی ذیل ہدایات حضور کے الفاظ میں درج کر دیگی میں مجالس اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل کارروائی کریں۔ (۱) اپنی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کر کے صدارت کیلئے موزوں خادم کا انتخاب کریں اور اس انتخاب کی اطلاع یکم جولائی ۱۳۲۶ہش تک مرکز میں پہنچا دیں (۲) یکم ستمبر تک موصول شدہ ناموں کا مرکز کی طرف سے اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا (۳) جن جماعتوں کا اعلان ہوگا۔ مجالس پھر ایک اجلاس منعقد کر کے ان میں سے کسی ایک کو صدر منتخب کرے گی۔ اور اپنی مجلس کی رائے سے اپنے نمائندہ کو آگاہ کر دیں گی (۴) نمائندہ مجلس انتخاب میں اپنی مجلس کی رائے پیش کرے گا۔

معتمد صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ قادیان)

زمیندار نوجوان اور وقف زندگی کا مطالبہ

قرآن مجید میں مومنوں کی تعریف میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔ کہ وہ موقعہ اور محل کے مطابق کام کرتے ہیں۔ جب نماز کا وقت ہو نماز پڑھتے ہیں۔ جب جہاد کا وقت ہو۔ تو جہاد میں شریک ہوتے ہیں۔ جو بھی وہ کام کرتے ہیں وہ تین موقعہ اور محل کے مطابق کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں ہمارے لئے سب سے بہتر عمل صالح اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا اور آپ کے ارشاد کے مطابق حرکت کرنا ہے۔ کئی دن گذر گئے ہیں۔ کہ حضور نے جماعت کے زمیندار دوستوں سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ ان کی بہت ضرورت ہے۔ اس وقت تک بہت تھوڑی درخواستیں وقف کی آئی ہیں۔ زمیندار وہ ہوں۔ جو بطور کاشتکار کام کرنے کے لئے وقف کریں۔ زمیندار نوجوانوں کے لئے یہ خدمت دین کا سنہری موقعہ ہے ہو سکتا ہے۔ کہ ان کا اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کر دینا ہی ان کی نجات اخروی کا موجب ہو۔ اس لئے دوست بہت جلد اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تا سلسلہ کی ضرورت کو پورا کیا جا سکے۔ اور اگر کوئی ایسے دوست ہوں کہ وہ اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے وقف نہ کریں۔ تو وہ بطور مزارعہ ہی سندھ جانے کے لئے تیار ہو کر پیش کریں اس طرح علاوہ خدمت کے ان کو کافی مالی فائدہ بھی پہنچ جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان)

Digitized by Khilafat Library

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کی ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ اس دوران میں اگر کوئی تغیر و تبدل ہو تو اس کی اطلاع نظارت علیا کو دے کر منظوری حاصل کی جائے۔ (ناظر اعلیٰ)

پھمبیاں

پریذیڈنٹ ملک محمد دین صاحب
سکرٹری مال نعمت اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت صوفی رحمت اللہ صاحب

خمیسور (برما)

پریذیڈنٹ حمید احمد صاحب
جنرل سکرٹری بشارت احمد صاحب

اوراہجا گاٹھی

سکرٹری مال چوہدری نذیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت " شاہ محمد صاحب
" دعوۃ و تبلیغ " غلام نبی صاحب
" امور عامہ " کریم بخش صاحب
" وصایا " عمر الدین صاحب
پریذیڈنٹ " نذیر احمد صاحب

بسنہ ضلع رائے پور

پریذیڈنٹ بابو محمد سرور صاحب
جنرل سکرٹری سید جلال الدین صاحب
سکرٹری مال } ملک
" تبلیغ }
" تعلیم و تربیت } احمد خاں صاحب

کلسیا

نوٹ: یہ جماعت بھاکا بھٹیاں سے علیحدہ کی گئی ہے)
پریذیڈنٹ چوہدری محمد نواز خانصاحب
سکرٹری مال " بہاول خانصاحب
" تبلیغ " شہبال خانصاحب
" تعلیم و تربیت میاں تاج الدین صاحب
" ضیافت چوہدری محمد نواز صاحب
امور عامہ " بہاول خانصاحب

چنگا بنگیال

سکرٹری مال منشی نتھے خانصاحب
" تبلیغ مولوی لعل خانصاحب

علینو والی

پریذیڈنٹ چوہدری غلام رسول صاحب
سکرٹری مال " عمر الدین صاحب

ایبٹ آباد

پریذیڈنٹ مولوی عبد السبوح صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ملک
" تبلیغ } عزیز احمد صاحب
آمین مولوی عبد السبوح صاحب
سکرٹری مال و محاسب فرید دل خانصاحب

تنگے ضلع گجرات

پریذیڈنٹ مولوی غلام رسول صاحب
سکرٹری تبلیغ چوہدری غلام حیدر صاحب
" مال منشی خان محمد صاحب
" تعلیم و تربیت میاں حسن محمد صاحب
" امور عامہ چوہدری غلام محمد صاحب

واؤد

پریذیڈنٹ حافظ عبد الحکیم صاحب

بھاگلپور

سکرٹری مال مولوی عبد الحکیم صاحب
" تبلیغ عبد الاحد خانصاحب
" تعلیم و تربیت محمد اکرام الحق صاحب
" امور عامہ و خارجہ مولوی اختر علی صاحب

مسن باڈہ

سکرٹری مال اللہ جوڈیا خاں صاحب
" تبلیغ محمد صدیق صاحب
" تعلیم و تربیت حکیم محمد علی صاحب
" امور عامہ حاجی غلام محمد خانصاحب

رانچی

پریذیڈنٹ محمد الدین احمد صاحب پال
وائس پریذیڈنٹ سید محی الدین احمد صاحب
جنرل سکرٹری " " "
سکرٹری تبلیغ ناصر احمد صاحب پال
" تعلیم و تربیت سمیع اللہ صاحب
" مال و محاسب سید ذوالفقار علیشاہ صاحب
آڈیٹر عبد الرشید صاحب

بنگلور

نوٹ:- پہلا انتخاب جماعت کی درخواست پر منسوخ کر کے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔

پریذیڈنٹ سید ظہور احمد شاہ صاحب
وائس پریذیڈنٹ جی ایم عبد الرحیم صاحب
سکرٹری تبلیغ بشیر احمد صاحب
" مال محمد مصطفیٰ صاحب
" تعلیم و تربیت } مولوی محمد امام صاحب
" وصایا }
" امور عامہ میر محمد تقی صاحب

زیرہ

سکرٹری مال مولوی محمد عبد اللہ صاحب

چک ۵۵ ورکھانہ

پریذیڈنٹ منشی خدا بخش صاحب رامہ
سکرٹری مال }
" امور عامہ } چوہدری ولی محمد صاحب
" تبلیغ میاں اللہ رکھا صاحب

علی پور کھیڑہ

پریذیڈنٹ خان محمد ظہیر الدین صاحب
سکرٹری مال " محمد اسلم صاحب
" امور عامہ " نادر بخت صاحب

ملتان

پریذیڈنٹ شیخ فضل الرحمن صاحب اختر
وائس " چوہدری محمد حسین صاحب
سکرٹری تبلیغ مہر عاشق محمد صاحب
" تعلیم و تربیت چوہدری محمد حسین صاحب
" امور عامہ ملک بشیر محمد صاحب
" وصایا خان غلام حسن خانصاحب

سکرٹری مال بابو عبد الرؤف صاحب
جنرل سکرٹری " منظور احمد صاحب

ضروری اعلان

وصیت پر گواہان اپنا پورا پتہ تحریر نہیں کرتے۔ اسلئے دوبارہ وصیت مکمل کرانی پڑتی ہے۔ اور اگر پورا پتہ درج نہ ہو تو پھر بروقت ضرورت اس گواہ کا پتہ ہی نہ چل سکیگا۔ اس لئے گواہان کو چاہیئے۔ کہ اپنے نام کے ساتھ ولدیت اصل سکونت ڈاکخانہ و ضلع ضرور لکھا کریں

(۲) عورت کی وصیت میں زیور کا ذکر ضرور کیا جائے۔ اگر زیور نہیں ہے تو بھی لکھنا چاہیئے کہ زیورات نہیں ہے۔ سکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

ولادت:- مرزا مبارک احمد صاحب ابن مرزا محمود بیگ صاحب بھٹی ٹاہلی ۲۴ جولائی کو لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مصور تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ قاضی بشیر احمد

ڈگری طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

کالج میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۳ اگست ۱۹۴۷ء سے شروع ہوگا۔ درخواست داخلہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تک پرنسپل صاحب طبیہ کالج علیگڑھ کے دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے اور امیدوار کو دفتر کے مقررکردہ تاریخ پر معہ سارٹیفکیٹ حاضر ہونا چاہیئے مطبوعہ قواعد داخلہ پرنسپل صاحب کے دفتر سے مفت طلب کئے جاسکتے ہیں۔ جس کے آخیر میں درخواست داخلہ کا مطبوعہ فارم منسلک ہے

عطاء اللہ بٹ پرنسپل ڈگری طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

فوری ضرورت:- آرائش کا اچھا لباس۔ انسان کی زینت ہے۔ رنگین سلکی کپڑے اور ساڑھیاں و دوپٹہ رومال۔ مغل مہندی ٹائیاں وغیر منگوانے کے لئے معہ نرخنامہ طلب کریں۔ دوکاندار دوں سے خاص رعایت۔ میجسٹک فیبرکس نیو سٹریٹ الدھیانہ

Digitized by Khilafat Library

انڈونیشیا کیلئے پاکستان طبی امدادی (الفضل) کی تجویز!

لاہور ۳ر اگست۔ پنجاب پاکستان ایجوکیشن (سروس) ایسوسی ایشن نے انڈونیشین فوجوں کو طبی امداد بھیجنے کے لئے ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں مسٹر جناح کا مشورہ بھی حاصل کیا جا رہا ہے۔ سردست جو فیصلہ ہوا ہے اس کے مطابق وفد چار تجربہ کار ڈاکٹروں اور بیس عام طبی امداد کے ماہرین پر مشتمل ہوگا۔

ریلوے لائن اور دیگر متعدد علاقے نظام گورنمنٹ کی تحویل میں

حیدرآباد ۲ر اگست۔ نظام گورنمنٹ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ برطانوی حکومت اور نظام گورنمنٹ کے درمیان یہ طے پایا ہے کہ وہ تمام علاقے اور ریلوے حدود جو پہلے نظام گورنمنٹ کی ملکیت تھے۔ اور آجکل حکومت ہند کے ماتحت ہیں۔ وہ ۲ر اگست سے حکومت نظام کو واپس کر دیئے جائیں۔ چنانچہ ۲ر اگست سے اپنے تمام علاقوں میں حکومت نظام کے قانون نافذ ہو گئے ہیں۔

ریلوے کمپنیوں کے مسلم اور غیر مسلم ملازمین کے تبادلے

لاہور ۲ر اگست۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ۲۵ ہزار غیر مسلم ملازمین نے مشرقی پنجاب میں کام کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ایک فیصدی غیر مسلموں نے پاکستان میں ہی رہنا منظور کیا ہے۔ غیر مسلم ملازمین کو مشرقی پنجاب میں تبدیلی کرنے کے سلسلے میں دو افسر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ اکتوبر کے آخر تک تبدیلی کا کام مکمل ہو جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ دیگر ہندوستانی ریلوے کمپنیوں میں کام کرنے والے ۵۲ ہزار مسلمان ملازمین نے پاکستان میں کام کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

ملک معظم تقریر کریں گے

لنڈن ۲ر اگست۔ رائٹر کے نامہ نگار کا خیال ہے۔ کہ ۱۵ر اگست کو ہندوستان میں انتقال اقتدار کی تقریب پر ملک معظم بھی ریڈیو پر ہندوستان کے نام ایک تقریر کریں گے۔

حکومت پاکستان کے قیام پر جشن کیونکر منایا جائے؟

مسٹر لیاقت علی خاں کا بیان

نئی دہلی ۳ر اگست۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے کل ایک بیان میں کہا۔ کہ اکثر لوگ اور جماعتیں مجھ سے دریافت کر رہی ہیں کہ ۱۵ر اگست کو پاکستان حکومت کے عالم وجود میں آجانے پر جشن منانے کے سلسلے میں کوئی خاص پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے بتایا کہ ہر شہری اور ہر انجمن اپنے اپنے شہر میں اپنے حالات، ذرائع اور سہولتوں کے مطابق جس طریق پر اور جس پروگرام کے ماتحت چاہے خوشیاں منائے۔ لیکن جشن اور مسرت کے اظہار کی عام صورت یہ ہوگی کہ تمام سرکاری عمارتوں، دفاتر اور تجارتی مرکزوں پر پاکستان کا قومی جھنڈا لہرایا جائے گا۔ مسلمان اپنے اپنے گھروں پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہماری قومی حکومت ایک نہایت ہی مبارک عالم وجود میں آئے گی۔ یعنی جمعۃ الوداع کے روز۔ اس لحاظ سے مبارک جمعہ تو مسلمانوں کے لئے اظہار مسرت کا بہترین موقعہ ہوگا۔ اور وہ اس طرح کہ بعد نماز جمعہ ہر مقام پر مسلمان شکر ادا کرتے ہوئے پاکستان کے استحکام کے لئے دعا مانگیں۔

جلسوں اور جلوسوں کا انتظام بھی کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس قسم کے اجتماعات پر کوئی قانونی پابندی نہ ہو۔ اگر کسی مقام پر کوئی قانونی روک ہو تو وہاں جلسوں اور جلوسوں کا انتظام ہرگز نہ کیا جائے۔ کیونکہ امن کا قیام ہر حال سب پر مقدم ہے۔

رات کو چلنے اور پر اثر عمارتوں نیز گھروں میں چراغاں بھی کی جا سکتی ہے۔

گورنر جنرل پاکستان کے اعزاز میں دعوت

نئی دہلی ۲ر اگست۔ حکومت پاکستان کے ارکان نے آج دہلی میں پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر محمد علی جناح کے اعزاز میں شاندار دعوت دی۔ جس میں ایک ہزار سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ وائسرائے ہند اور لیڈی ماؤنٹ بیٹن متعدد وغیر ملکی سفراء، مسٹر ونسٹن چرچل اور ان کے صاحبزادے اور ڈاکٹر جان متھائی نے بھی اس میں شرکت کی۔

انڈونیشیا میں فیکٹریوں اور ذخیروں کو تباہ کیا جا رہا ہے

بٹاویہ ۲ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشین پاکستانیوں نے وسیع پیمانے پر اپنی چیزوں کو تباہ و برباد کرنے کی پالیسی اختیار کر لی ہے۔ تاکہ دشمن ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ چنانچہ تیل کے ذخیروں، فیکٹریوں، گوداموں اور فصلوں کو آگ لگائی جا رہی ہے۔ ری پبلکن حکومت نے برطانیہ سے فوجوں کے عوض مالی امداد دینے کی اپیل کی ہے۔

ہندوستانی ہوائی بیڑے کی تقسیم

نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی ہوائی بیڑے میں سے ۴۰ طیارے ہوائی سکیڈرن انڈیا اور ۲۰ ہوائی سکیڈرن پاکستان کے حصہ میں آئیں گے۔ حکومت ہند کے پاس جو فالتو ہوائی جہاز ہیں ان پر مشتمل ایک تبدیلی ہوائی سکیڈرن پاکستان کے لئے تیار کیا جائے گا۔

صوبہ سرحد کا نیا وزیر اعظم

پشاور ۲ر اگست۔ گلوب نیوز ایجنسی کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر خان عبدالقیوم خاں کو صوبہ سرحد کا وزیر اعظم بنایا جائے گا۔ آپ موجودہ وزارت کی وزارت کے معاً بعد نئی وزارت مرتب کریں گے۔

سرحدی کمیشن کے ممبر شملہ میں

شملہ ۲ر اگست۔ جج سر سرحد ہندی کریوڈ کمیشن کے ممبر شملہ پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ گل سر سیرل ریڈ کلف بھی شملہ پہنچ رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے متعلق سیکیورٹی کونسل کی قرارداد

فریقین کو فوراً جنگ بند کر دینی چاہیئے

لیک سکیس ۲ر اگست۔ آج اتحادی اقوام کی سیکیورٹی کونسل میں ہندوستان کی طرف سے انڈونیشیا کا معاملہ پیش کیا گیا۔ اس سلسلے میں یہ قرارداد منظور کی گئی۔

سیکیورٹی کونسل ہالینڈ اور انڈونیشیا کی جنگ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور فریقین سے اپیل کرتی ہے کہ فوراً جنگ بند کر دیں۔ اور اپنے جھگڑے کو ثالث کے ذریعے سے یا کسی اور پر امن طریق سے حل کرنے کی کوشش کریں۔

بحث کے دوران میں روسی نمائندے نے اس قرارداد پر زور دیا کہ فریقین اپنی اپنی فوجیں جنگ سے پہلے کی پوزیشن پر واپس لے آئیں۔ ڈچ نمائندہ نے اس کی مخالفت کی۔ ہندوستانی نمائندے نے اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے ولندیزی فوجوں کے اس دعویٰ کی تردید کی کہ انڈونیشیا کے باشندے ولندیزی فوجوں کی آمد پر خوشی مناتے ہیں۔ آپ نے کہا ہندوستان اس قسم کے دعوے کا کافی تجربہ کر چکا ہے۔

برطانیہ۔ بلجیم اور فرانس کے نمائندوں نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ چینی نمائندے نے کہا۔ ووٹنگ میں حصہ نہ لینے کا یہ مطلب نہ سمجھا جائے کہ ہم اس مسئلہ پر ڈچ کا حق استقلال کرنا چاہتے ہیں۔ بلجیم اور فرانس کے نمائندوں نے کہا ہمیں یقین نہیں کہ کونسل اس معاملہ کو نپٹا سکے۔ اس لئے ہم نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

ہندوستانی نمائندہ نے ایک بیان میں اس امر پر خوشی ظاہر کی کہ سیکیورٹی کونسل نے اتنی جلدی اس سلسلے میں قدم اٹھایا ہے۔ آپ نے کہا اگر ضرورت ہوئی تو ہم اس مسئلہ کو پھر کونسل میں پیش کریں گے۔

پاکستان کا محکمہ ڈاک و تار لاہور میں

لاہور ۲ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں مسلمان رہائش کی قلت کے پیش نظر پاکستان کی مرکزی حکومت کے کچھ دفاتر عارضی طور پر لاہور میں قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان دفاتر میں محکمہ ڈاک و تار بھی شامل ہے۔

Digitized by Khilafat Library